Fikr-o-Nasar (Islamabad) 10:9 (1973)

زکی ولیدی طوغان کی ''سرگزشت''

ثروت صولت

ادارۂ تحقیقات اسلامی، استنبول کے ڈائرکٹر زکی ولیدی طوغان جن کا حال ھی میں انتقال ھوا ھے موجودہ دور کے ایک عظیم محقق اور مورخ تھے۔ عہد جوانی کے آغاز میں انہوں نے اپنے وطن کی سیاسی جدو جہد میں جو حصہ ایا اس کی داستان بڑی ولولہ انگیز ھے لیکن بعد میں جب ان کی سیاسی سرگرمیاں ختم ھو گئیں تو ان کی علمی زندگی کو جلا ملی اور وہ ایک ایسے محقق کی حیثیت سے ابھرے جس کی مثال موجودہ اسلامی دنیا میں کم ملے گی۔

طوغان، جن کا پورا نام احمد زکی ولیدی طوغان ھے نسلاً ترک تھے اور باشکرد قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے جو روس کے علاقہ باشکردستان میں باد ھے۔ وہ اسی علاقہ کے ایک قصبہ گوزین میں ۱۰ دسمبر ۱۸۹۰ء کو ایک علمی گھرانے میں پیدا ھوئے۔ انہوں نے بہت کم عمری میں عربی، فارسی اور روسی زبانیں سیکھ لی تھیں۔ انھوں نے قازان یونیورسٹی میں ترکوں کی تاریخ پر لیکچر بھی دئے جو بعد میں کتابی شکل میں شائع ھوگئے۔ اس زمانہ میں ان کو سیاست سے دلچسپی پیدا ھوئی اور ۱۷-۱۹۱۶ء میں روسی پارلیمان ''دوما'' کے رکن بھی ھوگئے۔ اشتراکی انقلاب کے بعد انہوں نے ۱۹۱۷ء سے ۱۹۲۰ء تک روسی اشتراکی رھنماؤں کے تعاون سے باشکردستان کی خود مختار حکومت کے لئے جدوجہد کی اور باشکرد فوجی دستوں کی تنظیم کی۔ اس دوران میں لینن اور اسٹالن سے ان کی کئی ملاقاتیں ھوئیں۔ اور قومیتوں کے مسئلے نیز نوآبادیوں کے مسئلے پر بحثیں ھوئیں۔ ۱۹۲۰ء میں طوغان نے اشتراکیوں سے علیحدگی اختیار کرلی۔ اسی سال جولائی میں وہ بھیس بدل کر

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

باکو پہنچے اور وهاں سے بخارا آگئے اور انور پاشا کے ساتھ ملکر آزاد ترکستان کی جدو جہد میں حصه لیا اور سماجی تحریک کو تقویت دی۔ ۱۹۲۲ع میں انور پاشا کی شہادت کے بعد طوغان نے همیشه کے لئے ترکستان کو چھوڑ دیا۔ ۱۹۲۵ع میں ان کو ترکی شہریت مل گئی اور وہ ترکی چلے گئے۔

ترکی آنے کے بعد طوغان کی زندگی کا نیا دور شروع هوا۔ ان کی طبیعت میں تحقیق و تفتیش کا شوق فطری تھا اور جیسا که ان کی سرگذشت سے معلوم ہوگا، وہ سیاسی سرگرمیوں کے زمانه میں بھی علمی سرگرمیوں سے کبھی بے تعلق نہیں ہوئے۔ ترکی آنے کے بعد ان کو اپنی تمام توجه علمی کاموں پر صرف کرنے کا موقع هاتھ آگیا اور وہ تحقیقی کاموں میں همه تن مصروف ہوگئے۔

انقره میں وہ شروع میں ادارۂ تالیف و ترجمه سے منسلک رہے۔ اس کے بعد ۲۷ جنوری ۱۹۲۷ع کو استنبول یونیورسٹی کے دارالفنون کے شعبۂ ادبیات میں ترک تاریخ کے مستقل پروفیسر هو گئے۔ اس عہده پر طوغان ۲۰ جولائی ۱۹۳۲ع تک فائز رہے۔ اس کے بعد وہ اس عہده سے خود هی مستعفی ہوگئے۔

۱۹۳۵ع میں طوغان نے ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی اور مئی ۱۹۳۵ع میں جرمنی کی بون یونیورسٹی میں ''اسلامی علوم'' کے اعزازی پروفیسر مقرر ہوئے۔ ۱۹۳۸ء میں اسی یونیورسٹی کی دعوت پر علوم عالیه (Higher Studies) کے اعزازی پروفیسر کی حیثیت سے جرمنی کی سیاحت کی۔

اگست ۱۹۳۹ع میں ترکی کی وکالت معارف یعنی وزارت تعلیم کی طرف سے ان کو استنبول یونیورسٹی میں ''ترک تاریخ'' کا پروفیسر مقرر کیا گیا۔ اس وقت طوغان مغربی جرمنی کی گوٹنگن یونیورسٹی میں اعزازی پروفیسر کی حیثیت سے فرائض انجام دے رہے تھے۔ لیکن جب ان کو اپنے وطن سے دعوت ملی تو وہ دس بڑے بڑے صندوقوں کو لے کر جو کتابوں سے بھرے ہوئے تھے استنبول کے لئے روانه ہوگئے۔ ان کی باقی زندگی استنبول هی میں گذری۔

دوسری عالمی جنگ کے دوران اگرچہ فضا علمی سرگرمیوں کے لئے زیادہ سازگار نہیں تھی لیکن طوغان نے اس زمانے میں ترکوں کی تاریخ سے متعلق کئی کتابیں لکھیں۔

زکی ولیدی طوغان یکم مارچ ۱۹۵۵ع کو استنبول یونیورسٹی کے ادارۂ تحقیقات اسلامی کے ڈائرکٹر مقرر ہوئے اور اس بلند منصب پر وہ اپنی وفات تک فائز رہے۔

طوغان ترکی کے علاوہ جو ان کی مادری زبان تھی روسی، جرمن، انگریزی، عربی اور فارسی کے ماہر بھی تھے اور انھوں نے تقریباً ان تمام زبانوں میں کتابیں یا مضامین لکھے۔ انھوں نے جلد ھی علمی دنیا میں بین الاقوامی شہرت حاصل کرلی۔ ان کو دنیا کے ہر حصے سے دعوتیں آنے لگیں۔ چنانچہ ۱۹۵۰ع سے ۱۹۶۹ع تک انھوں نے اٹھائیس بین الاقوامی اجتماعات میں شرکت کی، جن کے لئے ان کو جرمنی، ہالینڈ، انگلستان، فن لینڈ، اطالیہ، مراکش، ایران، ہندوستان اور امریکہ تک جانا پڑا۔ مثلاً ۱۹۵۰ع میں انھوں نے ایمسٹرڈم میں بین الاقوامی کانگریس میں شرکت کی۔ ۱۹۵۴ع میں تہران میں ابن سینا کی ہزارویں برسی کے اجتماع میں شرکت کی، ۱۹۵۷ع میں میونخ میں روسی تاریخ کی کانگریس میں، ۱۹۶۱ع میں گوٹنگن میں ''یورال الطائی'' تحقیقات کی کانگریس میں، ۱۹۶۶ع میں تہران میں ایرانی تاریخ کی کانگریس میں، ۱۹۶۹ع میں ایران میں مورخ رشید الدین سے متعلق مذاکرہ میں اور فاس (مراکش) میں اسلامی تحقیقات کی بین الملی کانگریس میں شرکت کی۔ ان کو کئی علمی اعزازات بھی دئیے گئے مثلاً فرہنگ ایران اور گولڈ میڈل ویانا۔

طوغان دو مرتبہ پاکستان بھی آئے۔ پہلی مرتبہ ۱۹۵۶ع میں جب لاہور میں مستشرقین کی کانفرنس ہوئی تھی۔ اس کانفرنس میں انھوں نے تہران کے کتب خانوں میں موجود ان مخطوطات اور تصویروں پر مقالہ پڑھا جو چغتائی

منگول اور تیموری دور سے تعلق رکھتی ھیں(۱)۔ یہ مضمون انگریزی میں تھا اور اورینٹل کالج میگزین کے خاص نمبر میں شائع ہوا جو فروری اور مارچ ۱۹۵۸ع کی مشترکہ اشاعت پر مشتمل ھے۔

دوسری مرتبہ وہ جشن نزول قرآن کے موقع پر بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں شرکت کے لئے فروری ۱۹۶۸ع میں اسلام‌آباد آئے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے ''قرآن اور ترک،، کے موضوع پر مقالہ پڑھا۔ یہ مقالہ ادارۂ تحقیقات اسلامی، اسلام‌آباد کی طرف سے شائع ہونے والے انگریزی مقالوں کے مجموعہ میں شامل ھے۔

بین الاقوامی علمی اجتماعات میں شرکت کے علاوہ انہوں نے مختلف علمی اداروں میں ترکوں کی تاریخ کے موضوع پر تقریریں بھی کیں۔ مثلاً کولمبیا یونیورسٹی کے مشرق قریب اور مشرق وسطی کے انسٹی ٹیوٹ میں ایک سال تک ترکوں کی تاریخ پر لیکچر دئے۔ واشنگٹن یونیورسٹی کے ''مشرق بعید کے انسٹی ٹیوٹ،، میں مشہور مورخ رشید الدین پر مقالہ پڑھا جو سنٹرل ایشیاٹک جرنل کی جلد ہفتم بابت ۱۹۶۲ع میں شائع ہوچکا ھے۔ ۱۹۶۷ع میں مانچسٹر یونیورسٹی کی طرف سے ان کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی سند دی گئی۔ ۱۹۵۱ع میں استنبول میں ہونے والی مستشرقین کی بین‌الاقوامی کانگریس میں آپ نے ''ترک ثقافت کی بنیاد،، پر جو مقالہ پڑھا وہ بڑا اھم سمجھا جاتا ھے۔

دنیا کے علمی حلقوں میں ''طوغان،، کی یہ قدردانی ان کے علمی مرتبہ کی بلندی کا ثبوت ھے۔ حقیقت یہ ھے کہ طوغان میں تحقیق و تجسس کی صلاحیت فطری تھی۔ اس ضمن میں ان کے گہرے شغف کا اندازہ ان کی ''سرگذشت،، پر نظر ڈالنے سے ہوتا ھے۔ صبح سے رات کو دیر تک ان کا سارا وقت علمی

---

(۱) Chaghatay Linguistic and Timurid Artistic Remains in the Moghal Time works preserved in the Tehran Libraries.

مطالعہ، علمی مباحث یا تصنیف و تالیف میں صرف ہوتا تھا ۔ وہ سفر میں ہوں یا حضر میں، ریل گاڑی میں ہوں یا ہوائی جہاز میں، ہر وقت پڑھتے لکھتے رہتے تھے ۔

آخر وقت میں جب بیماری نے ان کو صاحب فراش کردیا تھا اس وقت بھی ان کی علمی سرگرمیاں ختم نہ ہوئیں اور بستر مرگ پر آخری دن تک برابر کام کرتے رہے ۔ اور دوست احباب سے علمی مباحث پر خط و کتابت کرتے رہے ۔ ملنے والوں سے خندہ پیشانی سے ملتے اور طلبہ کو برابر مشورے دیتے رہے اور آخر وقت تک ان کی مدد کرتے رہے

طوغان آخری زمانہ میں رشید الدین کی ''جامع التواریخ،، کے اس حصہ کا ترکی زبان میں ترجمہ کرنے میں مصروف رہے جو ''اوغز ترکوں،، سے متعلق ہے ۔ انہوں نے اس ضمن میں متن کی تصیحیح کی اور ضروری حاشیے لکھے ۔ انہوں نے اس ضمن میں کئی نئے انکشاف کئے جو تاریخی نقطۂ نظر سے بڑی اہمیت رکھتے ہیں ۔ یہ کتاب انہوں نے وفات سے چند دن پہلے مکمل کی ۔

ادارۂ تحقیقات اسلامی، اسلام‌آباد کے ریڈر جناب علی رضا نقوی کی روایت ہے کہ طوغان فارسی زبان میں بلا تکلف اشعار کہتے تھے ۔ خود نقوی صاحب نے ایک مرتبہ تہران میں ان کا کلام سنا ۔ نقوی صاحب نے یہ انکشاف بھی کیا کہ طوغان ترکی کے لئے لاطینی رسم الخط پسند نہیں کرتے تھے ۔ وہ اپنے مسودے عربی رسم الخط میں تیار کرتے تھے اور پھر ان کی سکرٹری اس تحریر کو لاطینی رسم الخط میں منتقل کرتی تھی ۔

زکی ولیدی طوغان ترکوں کی تاریخ خصوصاً ان کی اسلامی دور کی ثقافت اور تہذیب کے سب سے بڑے مورخ ہیں اور اس موضوع پر سند کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ انہوں نے اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ مغربی علوم کا بھی گہرا مطالعہ کیا تھا اور تاریخ کے موضوع پر ان کا انداز تحقیق جدیدترین مغربی

معیار کے مطابق تھا - ان کی تصانیف کی فہرست طویل ہے - ذیل میں ان کی اہم تصانیف کی فہرست(۱) دی جاتی ہے :

(۱) ترک و تاتار کی تاریخ : یہ غالباً طوغان کی اولین تصنیف ہے اور ان لکچروں پر مشتمل ہے جو انھوں نے قازان یونیورسٹی میں بیس سال کی عمر میں دئے تھے - اس کا سال تصنیف ۱۹۱۱ع ہے - (زبان ترکی)

(۲) (فرانسیسی) Collaboration Scientifique Entre l' Orient Islamique et l' Europe

(۳) (جرمن) Die Schwerterder Germanen Nach Arabischen Quellendes

(۴) (جرمن) Ibn Fadlan's Reiselbericht

(۵) البیرونی کی صورۃ العالم - یہ عربی اور انگریزی دونوں میں ہے انگریزی نام Birunis Picture of the world ہے - مطبوعہ ۱۹۴۰ع -

(٦) Türkistanin Yakin Mazisi یعنی ''آج کا ترکستان اور اس کا ماضی قریب،، - یہ ترکی زبان میں ہے - اس کا مسودہ روس کے قیام کے دوران ھی مرتب کرلیا تھا لیکن کتاب پہلی مرتبہ قاھرہ اور استنبول سے ۱۹۲۹ع میں شائع ھوئی - اس کے بعد ۱۹۴۰ع میں ترمیم و اضافہ کے بعد شائع ھوئی - یہ ایک ضخیم اور قیمتی کتاب ہے - اس میں ترکستان اور روس میں آباد ترکوں کی سیاسی اور ثقافتی تاریخ پیش کی گئی ہے اور تمام ترک قبائل کی خصوصیات اور رسم و رواج پر روشنی ڈالی ہے - وسط ایشیا کے ترکوں کی سیاسی اور ثقافتی بیداری، آزادی کی جدوجہد اور سماجی تحریک اور انور پاشا سے متعلق اس کتاب میں بیش بہا معلومات فراہم کی گئی ھیں - یہ معلومات اس وجہ سے اور بھی اہم ھیں کہ وہ ذاتی مشاھدہ پر مبنی ھیں - کتاب ترکی

---

(۱) طوغان کی تصانیف کی یہ فہرست یوروپا پبلی کیشنز لمیٹڈ کی کتاب International who's who 1970–71 سے لی گئی ہے -

زبان میں ہے ۔ سر اولف کیرو نے اپنی کتاب ''سوویٹ(۱) ایمپائر،، میں اس کتاب کے طویل اقتباسات دئے ہیں ۔

(۷) ''ترکوں کی عمومی تاریخ کا تعارف،، ۔ مطبوعہ ۱۹۴۶ع یہ کتاب بھی ترکی میں ہے ۔

(۸) تاریخ نویسی کا منہاج (Methodology of History) مطبوعہ ۱۹۵۰ع (ترکی زبان میں) ۔

(۹) زمخشری کی مقدمۃ الادب میں خوارزمی بولی کے الفاظ کی فہرست ۔

(۱۰) Rise of the Turkish Empire (ترکوں کی سلطنت کا عروج) ۔ (انگریزی زبان میں) مطبوعہ ۱۹۵۲ع ۔

(۱۱) Kritische Geschich Sauffassung in Der Islamiscen Welt Des Mittelalters جرمن مطبوعہ ۱۹۵۲ع

(۱۲) Symbolae Togan (bio-bibliography) مطبوعہ ۱۹۵۵ع

(۱۳) مستشرقین کی بائیسویں بین الاقوامی کانگریس کی روئیداد مطبوعہ ۱۹۵۳ع و ۱۹۵۷ع جسے طوغان نے مرتب کیا ۔

(۱۴) استنبول کے کتب خانوں میں پائی جانے والی قلمی کتابوں کی تصویریں ۔ مطبوعہ ۱۹۶۳ع ۔ غالباً انگریزی میں ہے ۔

(۱۵) Cultural Relations Between the Irkanides and the Byzantines (یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ کتاب ترکی زبان میں ہے یا انگریزی میں) مطبوعہ ۱۹۶۶ع ۔

(۱۶) Hatiralar یعنی ''سرگزشت،، جلد اول مطبوعہ ۱۹۶۹ع ۔

---

(۱) Soviet Empire : The Turks of Central Asia and Stalinism مؤلفہ Olap Caroe مطبوعہ میکملن اینڈ کمپنی، نیویارک، اشاعت دوم، ۱۹۶۷ع ۔

(۱۷) جامع التواریخ رشیدالدین کا ترکی ترجمہ جو ۱۹۷۰ع کے وسط میں مکمل ہوا۔ یہ نہیں معلوم کہ وہ چھپ چکا ہے یا نہیں۔

ان مستقل کتابوں کے علاوہ طوغان نے بین الاقوامی علمی اجتماعات میں جو مقالے پڑھے اگر ان کو یک جا کردیا جائے تو ایک ضخیم جلد مرتب ہو سکتی ہے۔

ترکی زبان میں جو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام مرتب کیا جارہا ہے اور جس کی حروف (T) تک بارہ جلدیں شائع ہوچکی ہیں ان میں بھی طوغان نے کئی اہم مقالے لکھے ہیں۔ ذیل میں ان سترہ مقالوں کی جو میں نے انسائیکلو پیڈیا میں تلاش کئے ہیں ایک فہرست پیش کی جاتی ہے:

سوانح: علی اکبر خطائی، بائیسنقر، جامی، نوائی، ابو الغارمی، خواند میر، حیدر مرزا صاحب تاریخ رشیدی اور رشید الدین(۱) مولف جامع التواریخ۔

اقوام: آلان، باشکرد، خزر۔

مقامات: آذربائیجان، بلاساغون، خوارزم، ہرات اور آمو دریا۔ ان کے علاوہ ایک مضمون ابن فضلان کے سفرنامہ پر بھی ہے۔

یہ مضامین انسائیکلوپیڈیا کے بڑے سائز کے تقریباً سواسو صفحات پر مشتمل ہیں۔

خاطرالار (Hatiralar) یا ''سرگزشت،،

زکی ولیدی طوغان آخر میں اپنی زندگی کے حلات لکھ رہے تھے۔

---

(۱) ایل خانی دور کے مورخ رشید الدین کے متعلق طوغان کا ایک اور مضمون انگریزی کے سنٹرل ایشیاٹک جرنل جلد ہفتم ۱۹۶۲ع (صفحہ ۶۰ - ۷۲) میں بھی شائع ہوا ہے۔ اس میں طوغان نے رشید الدین کے بارے میں نئے انکشافات کئے ہیں۔ یہ مضمون انہوں نے واشنگٹن یونیورسٹی کے "فار ایسٹرن انسٹی ٹیوٹ" میں پڑھا تھا۔ طوغان کئی سال تک سنٹرل ایشیاٹک جرنل کے ادارۂ تحریر میں بھی شامل رہے ہیں۔

جدید ترکی زبان میں خود نوشت سوانح کے لئے خاطرالار یا خاطرات (Hatirat) کی اصطلاح استعمال کی جاتی ھے۔ یہ دراصل انگریزی لفظ Memoirs کا ترجمہ ھے۔ طوغان کی سرگزشت کی پہلی جلد ۱۹۶۹ع میں شائع ھوئی۔ لیکن وہ ابھی دوسرا حصہ مکمل نہیں کرپائے تھے کہ ۲۶ جولائی ۱۹۷۰ع کو استنبول میں ان کا انتقال ھوگیا۔

استنبول یونیورسٹی کے شعبۂ ادبیات کے رسالہ Islam Tetkikleri Enstitüsü Dergisi یعنی ''مجلۂ ادارۂ تحقیقات اسلامی،، جلد چہارم شمارہ ۳ - ۴ بابت ۱۹۷۱ع میں زکی ولیدی طوغان اور ان کی ''سرگزشت،، پر دو(۱) مضامین شائع ھوئے ھیں ۔ یہ رسالہ پہلے طوغان کی ادارت میں نکلتا تھا اور اب مشہور ترک مورخ اور محقق ایم۔ طیب گوک بلگین اس کے مدیر ھیں ۔ رسالہ مذکور میں ''سرگزشت،، کا وہ خلاصہ پیش کیا گیا ھے جو ناشر نے کتاب کے تعارف کے لئے تیار کیا تھا اور جس پر خود طوغان نے ایک نظر ڈالی تھی۔

(باقی)

(۱) "عظیم عالم طوغان" از صالح توغ اور "مرحوم پروفیسر ڈاکٹر زکی ولید طوغان کی "سرگزشت". نامی کتاب" از سیف‌اللہ ایسین (Esin)